الدولة المکیہ
بالمادة الغیبیہ
مصنّف
اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب
بریلوی
مکتبہ رضویہ
آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱
فون :- ۲۱۷۸۸۹، ۲۱۶۴۶۴

الدولۃ المکیہ

بالمادۃ الغیبیہ

مصنفہ امام اہلِ سُنّت مجددِ ملت

اعلحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضا المصطفیٰ اعظمی

مکتبہ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی

باہتمام دار العلوم امجدیہ کراچی

ے زائد کے لئے یہ حکم نہیں) اور حدیث میں اگر پانچ کا لفظ آیا ہے تو اس سے قطع نظر کرکے جو
پر ہم بیان کر آئے کہ حدیث آحاد دربارۂ اعتقاد نا مفید اعتماد ہم نہیں مانتے کہ ایسی جگہ عدد
زیادہ کی نفی کرتا ہو کیا تو نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد نہ سنا کہ مجھے پانچ چیزیں
ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنے کثیر
عطاؤں سے خاص کئے گئے ہیں جن کی گنتی اور شمار نہ ہو سکے اور حدیث دوسری طریق سے یوں
آئی کہ میں انبیا پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا تو پانچ چھ کی نفی کرے گا تو دونوں حدیثوں میں تناقض
ہو جائے گا پھر ان فضائل کے شمار کرنے میں وہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں تو ہر ایک میں
وہ بات گنی گئی ہے جو دوسری میں نہ شمار ہوئی تو اگر یہ مانیں کہ عدد سے حصر سمجھا جاتا ہے تو صحیح
حدیثیں کہ ائمہ کے نزدیک سب مقبول ہیں متعدد جگہ ایک دوسرے کی نفی کریں گی اور بندہ
ضعیف نے جتنی حدیثیں اس روش پر چلیں ان کو اپنے رسالہ البحث الفاحص

۱؎ پھر میں نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کی تفسیر سورۂ رعد میں دیکھا جس کی عبارت یہ ہے
پانچ کو ذکر فرمایا اگرچہ غیب غیر متناہی ہے یا اس لئے عدد نفی زیادت نہیں کرتا

یا اس لئے کہ کفار ان کے جاننے کا اعتقاد کرتے تھے اور ان کے الفاظ سورۂ
انعام میں یہ ہیں کہ وہ جھوٹا دعویٰ کرتے تھے ان کے علم کا اور عمدۃ القاری باب الایمان میں ہے
کہا گیا ان پانچ میں انحصار کی وجہ کیا ہے باآنکہ وہ امور جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بہت ہیں
جواب دیا گیا یا اس لئے کہ کفار رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان پانچ کے متعلق سوال کرتے
تھے تو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یا اس لئے کہ یقیناً وہ تمام امور انھیں پانچ کی طرف
راجع ہیں تو سوچو اھ میں کہتا ہوں ان پانچ کے ماسوا سب کا انکی طرف عود کرنا اسے کوئی معنی نہیں کیونکہ ما بہ
کنہ ذات وصفات حق تعالیٰ کو نہیں جانتا مگر وہی وہ ان پانچ میں سے کسی کی طرف رجوع نہیں کرتی اور
گویا کہ انھوں نے اسی کی طرف اشارہ کیا اپنے قول "فافہم" سے تو سوچو یوں ہی علامہ قسطلانی کے قول میں
کہ کفار ان پانچ کی معرفت کا اعتقاد رکھتے تھے اور ان کا کہنا کہ ان کے جاننے کا جھوٹا دعویٰ کرتے
تھے کھلی نظر ہے قیامت کی طرف نظر کرتے ہوئے کیونکہ درحقیقت انھیں اس پر ایمان نہ تھا کیونکہ وہ قطعاً
اس پر ایمان ہی نہ رکھتے تھے چہ جائیکہ اس کی معرفت کا ادعا۔ جواب شافی وہ ہے جو اللہ عزوجل
نے اپنے اس ضعیف بندہ کو القا فرمایا جو عنقریب آتا ہے اھ منہ مدّ ظلہ